سورۃ الانفال

آیات ۱۱ - ۱۹

اِذۡ يُغَشِّيۡكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنۡهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ وَيُذۡهِبَ
عَنۡكُمۡ رِجۡزَ الشَّيۡطٰنِ وَلِيَرۡبِطَ عَلٰى قُلُوۡبِكُمۡ وَيُثَبِّتَ بِهِ الۡاَقۡدَامَؕ ﴿۱۱﴾ اِذۡ يُوۡحِىۡ رَبُّكَ اِلَى
الۡمَلٰٓـئِكَةِ اَنِّىۡ مَعَكُمۡ فَثَبِّتُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ سَاُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ فَاضۡرِبُوۡا
فَوۡقَ الۡاَعۡنَاقِ وَاضۡرِبُوۡا مِنۡهُمۡ كُلَّ بَنَانٍؕ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ۚ وَمَنۡ
يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمۡ فَذُوۡقُوۡهُ وَاَنَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابَ
النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِيۡتُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا زَحۡفًا فَلَا تُوَلُّوۡهُمُ الۡاَدۡبَارَ ۚ ﴿۱۵﴾ وَ
مَنۡ يُّوَلِّهِمۡ يَوۡمَـئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوۡ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدۡ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ
مَاۡوٰٮهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمۡ تَقۡتُلُوۡهُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمۡ ۖ وَمَا رَمَيۡتَ اِذۡ
رَمَيۡتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبۡلِىَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۷﴾
ذٰلِكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوۡهِنُ كَيۡدِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۸﴾ اِنۡ تَسۡتَفۡتِحُوۡا فَقَدۡ جَآءَكُمُ الۡفَتۡحُ ۚ وَاِنۡ
تَنۡتَهُوۡا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ۚ وَاِنۡ تَعُوۡدُوۡا نَعُدۡ ۚ وَلَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡكُمۡ فِئَتُكُمۡ شَيۡـئًا وَّلَوۡ كَثُرَتۡ ۙ وَ
اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۹﴾ ع

اِذۡ یُغَشِّیۡكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنۡهُ وَیُنَزِّلُ عَلَیۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ وَیُذۡهِبَ عَنۡكُمۡ رِجۡزَ الشَّیۡطٰنِ وَلِیَرۡبِطَ عَلٰی قُلُوۡبِكُمۡ وَیُثَبِّتَ بِهِ الۡاَقۡدَامَ ﴿۱۱﴾

اِذۡ یُغَشِّیۡكُمُ - جب اس نے ڈھانپ دیا تم کو

غَشَّى يُغَشِّي ، تَغْشِيَةً - ڈھانپنا، چھا جانا (II)

النُّعَاسَ - اونگھ سے

نُعَاس- اُونگھ، غنودگی

نیند کی ابتدائی کیفیت، جب نیند کی وجہ سے حواس سست ہو جائیں
نیند کی اگلی کیفیت سِنَةٌ ہے، غنودگی اور نیند کی درمیانی کیفیت

اَمَنَةً مِّنۡهُ - امن (تسکین) ہوتے ہوئے اپنی طرف سے

اَمَنَة - امن و چین

وَیُنَزِّلُ عَلَیۡكُمۡ - اور اس نے اتارا تم پر

مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً - آسمان سے کچھ پانی

لِّیُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ - تاکہ وہ پاک کرے تم کو اس سے

طَهَّرَ يُطَهِّرُ ، تَطْهِيْرًا - پاک کرنا (II)

وَیُذۡهِبَ عَنۡكُمۡ - اور وہ دور کرے تم سے

ذَهَبَ... جانا

أَذْهَبَ يُذْهِبُ ، إِذْهَابًا - زائل کرنا، دور کرنا، ہٹانا (IV)

اردو میں: مذہب (عقیدے کے لحاظ سے جانے کی جگہ)

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

رِجْزَ الشَّيْطٰنِ - شیطان کی نجاست کو

رِجْز - گندگی، نجاست

وَلِيَرْبِطَ - اور تاکہ وہ مضبوط کرے

رَبَطَ يَرْبِطُ ، رَبْطًا - مضبوط کرنا

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ - تمہارے دلوں کو

وَيُثَبِّتَ - اور وہ جمادے

ثَبَّتَ يُثَبِّتُ ، تَثْبِيْتًا - ثابت قدم رکھنا، جما دینا (۱۱)

بِهِ الْاَقْدَامَ - اس سے قدموں کو

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ - جب وحی کی آپ کے رب نے

اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ - فرشتوں کی طرف

اَنِّيْ مَعَكُمْ - کہ میں تمہارے ساتھ ہوں

فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - پس تم جماد و ان لوگوں کو جو ایمان لائے

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ ﴿۱۲﴾

سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ - عنقریب میں ڈالوں گا ان کے دلوں میں

أَلْقَى يُلْقِي ، إِلْقَاءً - ڈالنا (IV)

الَّذِيْنَ كَفَرُوا - جنہوں نے کفر کیا

الرُّعْبَ - رعب

فَاضْرِبُوْا - پس تم مارو

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ - گردنوں کے اوپر

أَعْنَاق - عُنُق کی جمع - بمعنی گردن (انسانی عضو)

وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ - اور مارو ان میں سے

كُلَّ بَنَانٍ - ہر پور پر (ہر جوڑ پر)

بَنَان - بَنَانَةٌ کی جمع (ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کی پوریں)

جسم کے جوڑوں کے لیے بھی

گردن سے اوپر سر ہوتا ہے جو جسم کا سب سے اہم حصہ ہے۔ اور بنان انگلیوں کے پور جسم کا سب سے چھوٹے حصہ۔
ان دونوں کو بیان کرکے جسم کے تمام حصے مراد لیا گیا ہے یعنی جسم کے کسی حصہ کو نہ چھوڑو۔

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَ
لِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ﴿١١﴾ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي
قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾

اور وہ وقت جبکہ اللہ اپنی طرف سے غنودگی کی شکل میں تم پر اطمینان و بے خوفی کی کیفیت طاری کر رہا تھا، اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی برسا رہا تھا تاکہ تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطان کی ڈالی ہوئی نجاست دُور کرے اور تمہاری ہمت بندھائے اور اس کے ذریعہ سے تمہارے قدم جما دے -اور وہ وقت جبکہ تمہارا رب فرشتوں کو اشارہ کر رہا تھا کہ ”میں تمہارے ساتھ ہوں، تم اہلِ ایمان کو ثابت قدم رکھو، میں ابھی ان کافروں کے دلوں میں رُعب ڈالے دیتا ہوں، پس تم ان کی گردنوں پر ضرب اور جوڑ جوڑ پر چوٹ لگاؤ"

And recall when Allah brought on you drowsiness, giving you a feeling of peace and security from Him, and He sent down rain upon you from the sky that He might cleanse you through it and take away from you the pollution of Satan and strengthen your hearts, and steady your feet through it.

And recall when your Lord inspired the angels: 'I am certainly with you. So make firm the feet of those who believe. I will cast terror into the hearts of those who disbelieve. So strike at their necks and strike at every pore and tip.

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝١١

Great Badr Expedition

(The Day of Criterion, the day when the two forces met.)
17 Ramadan 2 A.H.
13 March 624 A.D.

"Verily, Allâh loves those who fight in His Cause in rows (ranks) as if they were a solid structure."
(Qur'ân 61:4)

"And Allâh has already made you victorious at Badr, when you were a weak little force. So fear Allâh much that you may be grateful."
(Qur'ân 3:123)

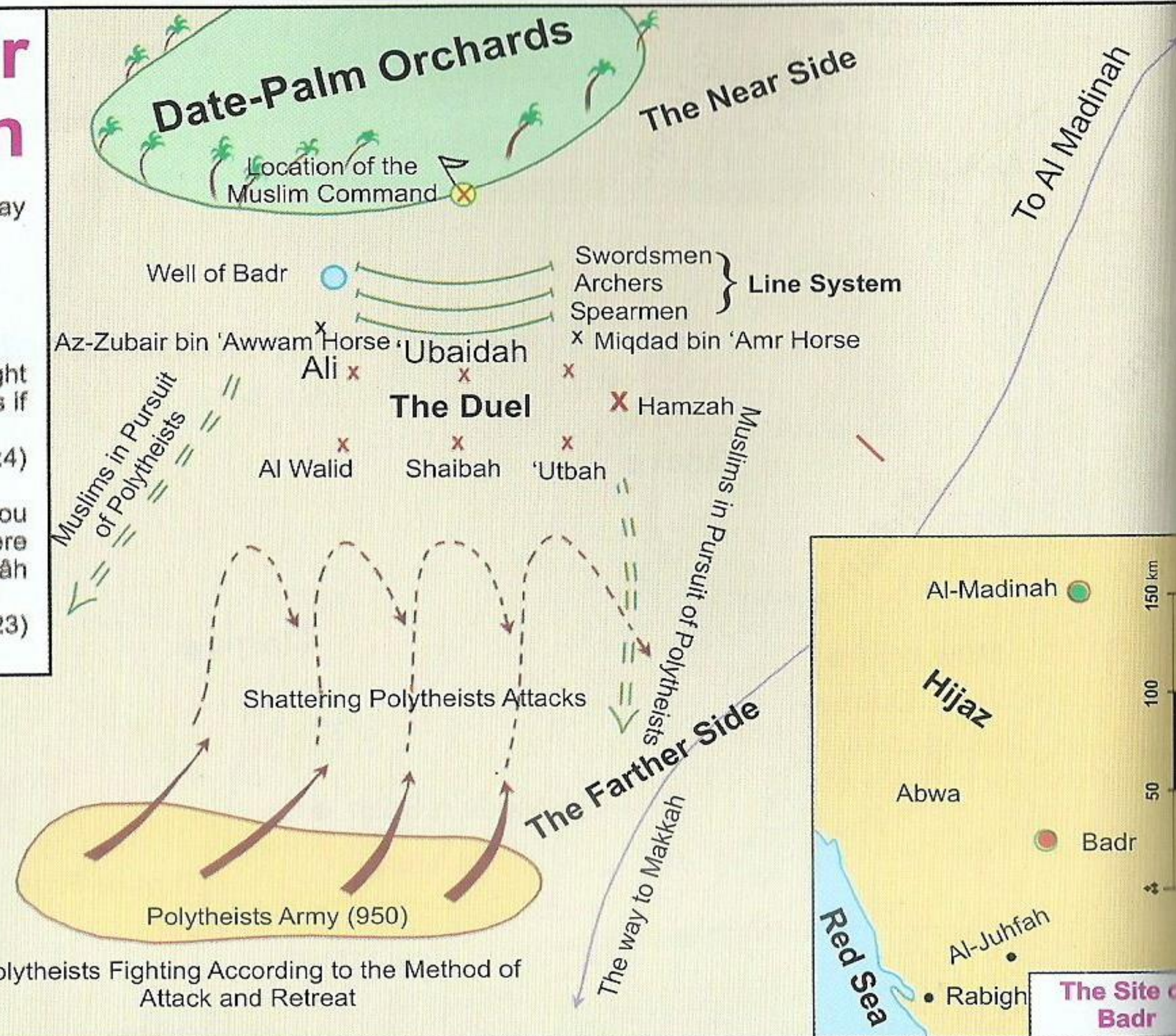

Atlas of the Quran

اِذۡ يُغَشِّيۡكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنۡهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ وَيُذۡهِبَ عَنۡكُمۡ رِجۡزَ الشَّيۡطٰنِ وَلِيَرۡبِطَ عَلٰى قُلُوۡبِكُمۡ وَيُثَبِّتَ بِهِ الۡاَقۡدَامَ ؕ﴿۱۱﴾

جنگِ بدر میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور احسانات

- یہ ذکر اس رات کا جس کی صبح کو جنگ بدر واقع ہوئی، بدر کی رات تمام مسلمان بہت پر سکون نیند سوئے اور اسی رات غیر معمولی انداز میں بارش بھی ہوئی۔ مسلمانوں کی یہ پر سکون نیند اور بارش کا نزول گویا دو معجزے تھے، جن کا ظہور مسلمانوں کی خاص مدد کے لیے عمل میں آیا
- یہ معجزے ان معنی میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ یہ معجزے ہیں یا نبی اکرم ﷺ نے ان کا ذکر معجزوں کے طور پر کیا ہو، لیکن مسلمانوں کی قلّتِ تعداد، قلّتِ اسباب و ذرائع و سامانِ حرب، پھر اس کے مقابل قریش مکہ اپنی پوری قوت کی تیاری کے ساتھ نئے دین کے پیروکاروں کو مٹا دینے کے جذبے کے ساتھ حملہ آور ہونے جیسے حالات میں سارے خوف اور اندیشہ ہائے دور دراز کا دلوں سے نکل جانا، اسلحہ اور افرادی قوت کی برتری کا کوئی خوف نہ ہونا اور نہ اپنی کم مائیگی کا کوئی احساسِ کمتری، یہ کسی معجزے سے کم تر بات نہیں، یہ تائیدِ الٰہی کا نتیجہ
- مسلمان جب میدان بدر میں پہنچے تو کفار کا لشکر اس سے پہلے ایک ایسے مقام پر قبضہ کر چکا تھا جو نسبتاً بلندی پر تھا اور زمین اس کی سخت اور ہموار تھی۔ چنانچہ مسلمانوں کو وادی کے نچلے حصے میں جگہ ملی جو نشیبی اور ریتلی تھی۔ یہ عنصر بھی دیگر عناصر کی طرح جنگی حکمت عملی کے لحاظ سے ناموافق (Disadvantage) تھا، لیکن اللہ کی تائید سے یہ بھی موافقت میں بدل گیا، اللہ تعالیٰ نے رات کو خوب بارش برسائی، نتیجتاً قریش کی طرف کی زمین کیچڑ کیچڑ ہو گئی جس سے پھسلن پیدا ہو گئی اور چلنا دشوار ہو گیا اور مسلمانوں کی زمین ریتلی ہونے کی وجہ سے جم گئی اور سخت ہو کر ہر طرح کی آمد و رفت کے لیے آسان ہو گئی

...وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

بارش سے مسلمانوں کی تطہیر اور شیطان کی نجاست کا دور کرنا

- اسلامی شریعت کے طفیل ، مسلمان ایک نئی تہذیب اور تمدن سے آشنا ہوئے ، اسلام نے ان کے ذوق ورجحان پر جو اثر ڈالا ہے اس کے نتیجے میں ان کی نئی اقدار وجود میں آئیں اور نئے پیمانے تشکیل پائے، وضو، غسل، طہارت کا احساس جس طرح پانی کے استعمال کے ساتھ مسلمانوں کے اندر موجود ہے دنیا کی کسی قوم میں نہیں
- میدانِ جنگ میں پانی کی کمی کے لیے اس لیے پریشانی کا باعث تھی کہ نماز کے لیے وضو کیسے کریں، غسل واجب ہوا اس کا کیا کیا جائے گا، جسم کی طہارت جو روح کی پاکیزگی کا پیش خیمہ ہے پانی کے بغیر اگرچہ تیمّم سے بھی ممکن ہے لیکن ہر آدمی یہ خواہش کرتا ہے کہ کاش پانی میسر آجائے تاکہ میں صحیح معنی میں پاکیزہ ہوسکوں اور یہ بھی امر واقعہ ہے کہ گندے جسم میں شیطان کو وسوسہ اندازی کا زیادہ موقعہ ملتا ہے۔

بارش سے کیا فائدہ ملا؟

- بارش ہوجانے کے بعد جب طہارت کی ساری ضرورتیں پوری ہوگئیں اور شیطانی وساوس کی گندگیاں دور ہوگئیں، نیند سے طبیعت کا بوجھ اترا، پانی نے اس فرحت اور مسرت میں اضافہ کیا، اس کے نتیجے میں دلوں کے حوصلے توانا ہوگئے اور قدموں میں استقلال آگیا۔
- تاریخ میں اور کس مشہور جنگ میں بارش نے فیصلہ کن کردار ادا کیا؟ جنگِ واٹرلو 1815

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ۱۲

فرشتوں کا نزول - نصرتِ الٰہی کا اظہار

- اللہ تعالیٰ نے معرکہ بدر میں موجود ملائکہ کو وحی کے ذریعے آگاہ کیا کہ وہ مجاہدین (بدر) کو ثابت قدمی اور استحکام بخشیں اور اس سلسلے میں، میں تمہارا پشت پناہ ہوں۔
- یہ نصرتِ الٰہی کا عظیم مظہر -اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے والی مومنین کی جماعت کی نصرت کے لیے اللہ نے خصوصی فرشتے بھیجے اور (گذشتہ آیات میں یہ بھی آیا کہ) جب بھی مسلمان اس کام ایسی ہی وفاداری، اور ایسا ہی اخلاص پیش کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرشتوں کے نزول سے کرے گا
- یہ ایک عظیم معاملہ ہے جس پر غور کرنا چاہیے کہ اللہ کی مدد و نصرت کب آیا کرتی ہے؟ اور کب نہیں آیا کرتی؟ لیکن جب مسلمانوں میں علمِ کلام کا زور پیدا ہوا تو ہمارے لیے یہ مباحث اہم ہو گئے کہ ملائکہ کس طرح شریک ہوئے؟ انھوں نے کتنے افراد کو مارا؟ کس طرح مارا؟ انہوں نے یہ کام کیسے کیے؟ انہوں نے سروں، گردنوں اور جوڑوں پر کیسے ضربیں لگائیں؟ کفار کے دلوں میں کیسے رعب ڈالا؟
- حقیقت میں ان افعال کی کیفیات سے بحث کرنا، دین اسلام کے مزاج کے خلاف ہے اور اس دین کی سنجیدگی کے ساتھ یہ طرزِ عمل لگا نہیں کھاتا، اسلام کا مزاج یہ ہے کہ یہ ایک عملی دین ہے اور یہ عقیدہ اور نظریات و تصورات کو بھی عملی حد تک رکھتا ہے- (اب جبکہ مسلمان مثبت اور عملی کام سے فارغ ہوا، علمی و ثقافتی رنگ کا غلبہ ہوا تو یہ مباحث اہم ہو گئے لیکن وہ کام جس کی مدد و نصرت کو فرشتے اتارے گئے وہ کام کرنے کی کوئی فکر نہیں)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ - یہ اس سبب سے کہ انہوں نے (ش ق ق)

شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ - مخالفت کی اللہ اور اس کے رسول کی

شَاقَّ يُشَاقُّ ، شِقَاقًا - مخالفت کرنا (III)

شَقَّ - ① پھاڑنا ② مخالفت کرنا ③ کسی چیز یا بات کا بھاری ہونا

اردو میں : شق، شاق، مشق، مشاق، مشقت

وَ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ - اور جو مخالفت کرے گا اللہ اور اس کے رسول کی

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو بیشک اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ - گرفت کرنے کا سخت ہے

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ - یہ ہے پس تم چکھو اس کو

ذَاقَ يَذُوْقُ ، ذَوْقًا - چکھنا

وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ - اور یہ کہ کافروں کے لیے

عَذَابَ النَّارِ - آگ کا عذاب ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ۚ وَ مَنۡ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ
الۡعِقَابِ ۝١٣ ذٰلِكُمۡ فَذُوۡقُوۡهُ وَ اَنَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابَ النَّارِ ۝١٤

یہ اس لیے کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کا مقابلہ کیا اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کا مقابلہ کرے اللہ اس کے لیے نہایت سخت گیر ہے
یہ ہے تم لوگوں کی سزا، اب اس کا مزا چکھو، اور تمہیں معلوم ہو کہ حق کا انکار کرنے والوں کے لیے دوزخ کا عذاب ہے

This is because they defied Allah and His Messenger. Whoever defies Allah and His Messenger must know that Allah is severe in punishment. That is your punishment (from Allah). So taste this punishment, and know that for the unbelievers is the punishment of the Fire.

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ﴿۱۵﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو

اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - جب تمہاری مڈ بھیڑ ہو ان سے جنھوں نے کفر کیا

لَقِيَ يَلْقَى ، لِقَاءً - سامنے آ کر پا لینا، ملاقات کرنا، سامنا ہونا	اردو میں : ملاقات، القاء، لقا (بمعنی چہرہ)

زَحْفًا - لشکر کے چلتے ہوئے

زَحْف - آہستہ آہستہ گھسٹنا	کثرت کی وجہ سے لشکر کا آہستہ چلنا

فَلَا تُوَلُّوْهُمُ - تو نہ پھیرو ان سے

وَلَّى يُوَلِّي ، تَوْلِيَةً - پھیرنا، منہ موڑنا (II)

الْاَدْبَارَ - پیٹھوں کو

اَدْبَار - دُبُر کی جمع (پیٹھ، پشت)

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ - اور جو پھیرے گا ان سے

يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗٓ - اس دن اپنی پیٹھ کو

اِلَّآ - سوائے اس کے کہ

أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾

مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ - مڑنے والا (پینترا بدلنے والا) لڑائی کے لیے (ح ر ف)

تَحَرَّفَ يَتَحَرَّفُ ، تَحَرُّفًا - درمیان سے اطراف کی طرف ہٹنا، چال چلنے کے لیے مڑنا/انحراف کرنا (٧)

أَوْ مُتَحَيِّزًا - یا ملنے والا ہوتے ہوئے (ح و ز) حَوْزًا - اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا

تَحَوَّزَ يَتَحَوَّزَ ، تَحَوُّزًا - حمایتی سے جاملنا، اپنی جماعت/ساتھیوں سے جاملنا (٧)

إِلٰى فِئَةٍ - کسی جماعت کی طرف

فِئَةٍ - گروہ، جماعت (جس کے افراد ایک دوسرے سے تعاون کرنے والے ہوں

فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ - تو وہ لوٹا ہے ایک غضب کے ساتھ (ب و أ)

بَاءَ يَبُوءُ ، بَوْءًا
کمانا، لَوٹنا، واپس ہونا

مِّنَ اللّٰهِ - اللہ کی طرف سے

وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ - اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے

أَوَى يَأْوِي ، إِيوَاءً - پناہ دینا

مأوىٰ - پناہ گاہ، ٹھکانہ

اردو: ملجا وماویٰ

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ - اور کتنی بری ہے لوٹنے کی جگہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ﴿۱۵﴾ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىٕذٍ دُبُرَهٗۤ
اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

اے ایمان لانے والو، جب تم ایک لشکر کی صورت میں کفار سے دوچار ہو تو ان کے مقابلہ میں پیٹھ نہ پھیرو
جس نے ایسے موقع پر پیٹھ پھیری، الا یہ کہ جنگی چال کے طور پر ایسا کرے یا کسی دُوسری فوج سے جا ملنے کے لیے، تو وہ اللہ کے غضب میں گھِر جائے گا، اُس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا، اور وہ بہت بُری جائے بازگشت ہے

Believers, whenever you encounter a hostile force of unbelievers, do not turn your backs to them in flight.
For he who turns his back on them on such an occasion - except that it be for tactical reasons, or turning to join another company - he shall incur the wrath of Allah and Hell shall be his abode. It is an evil destination.

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝١٥ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٦

میدان جہاد کا ایک اہم حکم - پیٹھ دکھانا

- ان آیات کریمہ کے یہ احکام ۔ مسلمانوں کی جنگی تربیت کا دائمی سامان، اور اسلامی تعلیمات، اور تمدن کے امین
- جنگ بدر کی کامیابی اور اللہ کی اور بہت سی نعمتیں جو اس نے مسلمانوں پر اس واقعہ میں کی تھیں تاکہ وہ گزشتہ اور آئندہ کے حوالے سے ان کے سبق حاصل کریں۔ یہاں روئے سخن مومنین کی طرف کرتے ہوئے ان سے ایک عمومی جنگی اصول اور حکم نصیحت اور تاکید کے طور پر بیان کیا گیا ہے
- عرب میں جنگ کے دو طریقے معروف تھے۔ ایک منظّم فوج کشی کا، جس میں باقاعدہ دو منظّم فوجیں آمنے سامنے منظّم طریقے سے لڑتی تھیں۔ اور دوسرا وہ جس کو اس زمانے میں گوریلا وار فیر کہتے تھے۔ گوریلا وار فیر کا اصول یہ تھا کہ حملہ کرو، لوٹو اور بھاگ جاؤ۔ اس کا کوئی مخصوص ضابطہ نہیں تھا پس جس طرح کامیاب چھاپہ مارا جاسکے اور اپنے کو بچایا جاسکے وہی اس کا اصلی ہنر تھا۔
- ان آیات میں یہ حکم پہلی صورت (منظّم جنگ) سے متعلق ہے، مسلمانوں کو آئندہ پیش آنے والی جنگوں سے متعلق ہدایت دی جارہی ہے کہ جب منظّم فوج کشی کی شکل میں دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو تو پیٹھ نہ دکھانا
- اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ اللہ کے غضب کی سزاوار ہوگا، مسلمان ہونے کے باوجود ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا
- اس حکم کی بنیاد پر میدان جہاد سے بھاگنا بالاتفاق "گناہِ کبیرہ" ہے تاہم اس میں دو استثنا بتائے گئے ہیں

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾

- یہ دو استثناء - دشمن کے خلاف کوئی نئی تدبیر (tactical move) اختیار کرنے یا اپنے ہم جنگ ساتھیوں کے ساتھ ملنے کی خاطر محاذ جنگ سے واپسی یعنی مرتب پسپائی (Orderly retreat) گناہ میں شامل نہ ہوں گی
- جو چیز حرام کی گئ ہے وہ بھگدڑ (Rout) ہے جو کسی جنگی مقصد کے لیے نہیں بلکہ محض بزدلی و شکست خوردگی کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس لیے ہوا کرتی ہے کہ بھگوڑے آدمی کو اپنے مقصد کی بہ نسبت جان زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ اس فرار کو بڑے گناہوں میں شمار کیا گیا ہے
- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کہ تین گناہ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔ ایک شرک، دوسرے والدین کی حق تلفی، تیسرے میدان قتال فی سبیل اللہ سے فرار۔
- دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے سات بڑے گناہوں کا ذکر فرمایا جو انسان کے لیے تباہ کن اور اسکے انجام کیلیئے غارتگر ہیں۔ ان میں سے ایک یہ گناہ بھی ہے کہ آدمی کفر و اسلام کی جنگ میں کفار کے مقابل پیٹھ پھیر کر بھاگے
- جہاد سے فرار کی حرمت کے فلسفہ : کے بارے میں حضرت علیؑ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا : جہاد سے فرار کو خدا نے اس لیے حرام قرار دیا ہے کیونکہ یہ دین کی کمزوری اور تنزلی کا سبب اور انبیاء اور عادل پیشواؤں کے پروگرام کی تحقیر و تذلیل کا باعث ہوتا ہے۔ نیز اس کے سبب مسلمان دشمن پر کامیابی حاصل نہیں کر پاتے اور دشمن کی توحید پرور دگار، اجرائے عدالت اور ترک ظلم و فساد کے دعوت کی مخالفت پر سزا نہیں دے سکتے اور اس کے سبب دشمن مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ جسور اور بے پاک ہو جائیں گے ، یہاں تک کہ مسلمان ان کے ہاتھوں قتل ہوں گے اور قید ہوں گے اور آخر کار اللہ کا دین صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ - تو تم نے قتل نہیں کیا ان کو

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ - بلکہ اللہ نے قتل کیا ان کو

رمَى يَرمِي ، رَمْيًا و رِمايةً
پھینکنا (پتھر، تیر وغیرہ)

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ - اور آپ نے نہیں پھینکا جب آپ نے پھینکا

رَمی کرنا - شیطان پر پتھر پھینکنا

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى - بلکہ اللہ نے پھینکا

أبْلَى يُبْلِي ، إبْلاءً (IV)
آزمانا، عطا کرنا، نوازنا

وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ - اور تاکہ وہ آزمائے مومنوں کو اس سے

بَلَآءً حَسَنًا - اچھی آزمائش سے (گذارے اور انعام عطا کرے)

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ - بیشک اللہ سننے والا ہے جاننے والا ہے

وَهَنَ يَهِنُ ، وَهْنًا - کمزور کرنا

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ - یہی بات کہ اللہ کمزور کرنے والا ہے

قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي

وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ

كَيْد - تدبیر، چال

كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ - کافروں کی تدبیر کو

فَلَمۡ تَقۡتُلُوۡهُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمۡ ۖ وَمَا رَمَيۡتَ اِذۡ رَمَيۡتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبۡلِىَ
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡهُ بَلَاۤءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوۡهِنُ كَيۡدِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۸﴾

پس حقیقت یہ ہے کہ تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور تو نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا (اور مومنوں کے ہاتھ جو اِس کام میں استعمال کیے گئے) تو یہ اس لیے تھا کہ اللہ مومنوں کو ایک بہترین آزمائش سے کامیابی کے ساتھ گزار دے، یقیناً اللہ سُننے والا اور جاننے والا ہے

یہ معاملہ تو تمہارے ساتھ ہے اور کافروں کے ساتھ معاملہ یہ ہے کہ اللہ ان کی چالوں کو کمزور کرنے والا ہے

So the fact is that it was not you, but it was Allah Who killed them; and it was not you when you threw [sand at them], but it was Allah Who threw it, (and the believers were employed for the task) that He might cause the believers to successfully pass through this test. Allah is All-Hearing, All-Knowing.

This is His manner of dealing with you. As for the unbelievers, Allah will surely undermine their designs.

محمد اقبال

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۷ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۸

فاعلِ حقیقی کون؟

- دنیا میں وقوع پزیر ہونے والے واقعات کے فوری، تدریجی یا تاخیری اسباب کچھ بھی ہو سکتے ہیں لیکن یہاں اس آیتِ کریمہ میں یہ حقیقت بتائی گئی ہے کہ ان کا حقیقی فاعل اللہ تعالیٰ ہے لَا فَاعِلَ فِی الْحَقِیقَۃِ وَلَا مُؤَثِّرَ اِلَّا اللہ - حقیقت میں فاعل اور موٴثر اللہ کے سوا کوئی نہیں۔
- میدان جنگ میں جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ کنکریاں اپنی مٹھی میں لیں اور شاھَتِ الْوجُوْہ (چہرے بگڑ جائیں) فرماتے ہوئے کفار کی طرف پھینکیں اور مسلمان یکبارگی کفار پر حملہ آور ہو گئے
- مسلمانوں کو یہ ذہن نشین کرانا مقصود ہے کہ جنگ (بدر) میں اہلِ ایمان کی فتح و کامیابی اور کفار کے ہلاک ہونے کی اصلی و بنیادی وجہ، الٰہی امداد اور نصرت تھی، وہ بدر کی فتح کو اللہ کی جانب سے ایک نعمت سمجھیں اور اسے اپنی طاقت کا نتیجہ نہ سمجھیں تاکہ غرور و تکبر میں مبتلا نہ ہوں۔
- ان افعال کی نسبت مسلمانوں اور نبی اکرم ﷺ کی طرف بھی اور اللہ کی طرف بھی۔ یعنی اس امرِ واقعہ سے انکار نہیں کہ غزوہ بدر میں لڑنے کو تو مسلمان ہی لڑے تھے اور تلواریں اور نیزے بھی انھوں ہی نے چلائے تھے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک ہاتھ تمہارے ہی حرکت میں تھے لیکن یہ میں لڑ رہا تھا اور کنکریاں، تمہارے ہاتھ سے تمہاری بازو کے ذریعے سے میں نے پھینکی تھیں۔ یعنی اسباب تم اختیار کرتے ہو، لیکن درپردہ ہاتھ اللہ ہی کا ہوتا ہے اور نتیجہ اللہ کی طرف سے برآمد ہو رہا ہوتا ہے

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِىَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

فاعلِ حقیقی کون؟

- اس کا یہ مطلب لینا بھی صحیح نہیں کہ سب اللہ کر دے گا ہم یہاں بیٹھ کر دعائیں کرتے ہیں، اس واقعے کا سبق یہ ہے کی اسباب لازمی طور پر اختیار کیے جائیں گے لیکن بھروسہ اسباب پر نہیں ہوگا۔ بھروسا اسباب پیدا کرنے والے پر ہوگا۔ جس نے نہ صرف اسباب کو پیدا کیا بلکہ ان میں تاثیر بھی رکھی (پانی میں پیتا ہوں لیکن پیاس اللہ بجھاتا ہے روٹی میں کھاتا ہوں ، طاقت وہ دیتا ہے، اسی طرح بیماری میں شفا ،دوا نہیں دیتی ، شفا تو اللہ ہی دیتا ہے جس نے دوا میں تاثیر ڈال دی ہے۔ دوا کے راستے سے اللہ کا ہاتھ ہے جو کام کر رہا ہے ! اور مجھے شفا دے رہا ہے
- کفار کی طرف پھینکی گئی مشتِ خاک میں اپنی طرف سے کوئی تاثیر نہیں (نہ یہ تیر ہے نہ نیزہ نہ تلوار اور نہ ہی کوئی دوسری قسم کا اسلحہ)، اس میں تاثیر تو اللہ نے پیدا کی اور وہی جانتا ہے کہ اس کی تاثیر کیا تھی اور کہاں کہاں تک پہنچی
- اللہ کی منشاء اور رضا کے لیے جب اس کے بندے اپنی خواہشات ، اپنی جان، اپنا مال سب کچھ اس کے حضور لے آئیں پیش کرنے کے لیے تو اللہ ان کا اکرام ایسے کرتا ہے جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا ، وہ ان کے ہاتھ اور پاؤں اور آنکھیں بن جاتا ہے جس سے وہ کام کرتے ہیں ، چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ   غالب و کار آفریں، کار کُشا، کار ساز

اِنۡ تَسۡتَفۡتِحُوۡا فَقَدۡ جَآءَكُمُ الۡفَتۡحُ‌ ۚ وَاِنۡ تَنۡتَهُوۡا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ ۚ وَلَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡكُمۡ فِئَتُكُمۡ شَيۡـئًا وَّلَوۡ كَثُرَتۡ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ (۱۹)

اِسۡتَفۡتَحَ يَسۡتَفۡتِحُ ، اِسۡتِفۡتَاحًا ۔ فیصلہ چاہنا (X)

اِنۡ تَسۡتَفۡتِحُوۡا ۔ اگر تم فیصلہ چاہتے ہو

فَقَدۡ جَآءَكُمُ الۡفَتۡحُ ۔ تو یقیناً آچکا تمہارے پاس فیصلہ

اِنۡتَهَى يَنۡتَهِي ، اِنۡتِهَاءً ۔ باز آنا، رک جانا (IV)

وَاِنۡ تَنۡتَهُوۡا ۔ اور اگر تم لوگ باز آجاؤ

فَهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ ۔ تو یہ بہتر ہے تمہارے لیے

عَادَ يَعُوۡدُ ، عَوۡدًا ۔ اعادہ کرنا...

وَاِنۡ تَعُوۡدُوۡا نَـعُدۡ ۔ اور اگر تم لوگ دوبارہ کروگے تو ہم (بھی) دوبارہ کریں گے

أَغۡنَى يُغۡنِي ، إِغۡنَاءً ۔ کام آنا، کفایت کرنا (IV)

وَلَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡكُمۡ ۔ اور ہرگز نہ کام آئے گا تمہارے

فِئَتُكُمۡ شَيۡـئًا ۔ تمہارا جتھا کچھ بھی

وَّلَوۡ كَثُرَتۡ ۔ اگرچہ وہ بہت زیادہ ہو

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۔ اور یہ کہ اللہ مؤمنین کے ساتھ ہے

اِنۡ تَسۡتَفۡتِحُوۡا فَقَدۡ جَآءَكُمُ الۡفَتۡحُ ۚ وَاِنۡ تَنۡتَهُوۡا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ۚ وَاِنۡ تَعُوۡدُوۡا نَعُدۡ ۚ وَ
لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡكُمۡ فِئَتُكُمۡ شَيۡـئًـا وَّلَوۡ كَثُرَتۡ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۞ ١٩

(اِن کافروں سے کہہ دو) "اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو لو، فیصلہ تمہارے سامنے آ گیا
اب باز آ جاؤ تو تمہارے ہی لیے بہتر ہے، ورنہ پھر پلٹ کر اسی حماقت کا اعادہ کرو گے
تو ہم بھی اسی سزا کا اعادہ کریں گے اور تمہاری جمعیت، خواہ وہ کتنی ہی زیادہ ہو،
تمہارے کچھ کام نہ آسکے گی اللہ مومنوں کے ساتھ ہے

(Tell the unbelievers:) 'If you have sought a judgement, then surely a judgement has come to you. And if you desist from disobedience, it is all the better for you. But if you revert to your mischief, We will again chastise you; and your host, howsoever numerous, will never be of any avail to you. Know well, Allah is with the believers.

اِنۡ تَسۡتَفۡتِحُوۡا فَقَدۡ جَآءَكُمُ الۡفَتۡحُ‌ ۚ وَاِنۡ تَنۡتَهُوۡا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ تَعُوۡدُوۡا نَـعُدۡ ۚ وَلَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡكُمۡ فِئَتُكُمۡ شَيۡـئًا وَّلَوۡ كَثُرَتۡ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۞ ١٩

حق و باطل کے درمیان فیصلے کا ظہور

- مکہ سے روانہ ہوتے وقت مشرکین نے کعبہ کے پردے پکڑ کر دعا مانگی تھی کہ خدایا دونوں گروہوں میں سے جو بہتر ہے اس کو فتح عطا کر۔ اور ابو جہل نے خاص طور پر کہا تھا کہ خدایا ہم میں سے جو برسر حق ہو اسے فتح دے اور جو برسر ظلم ہو اسے رسوا کر دے اور جس شخص نے ہمارے رحمی رشتے کاٹ دیے ہیں، کل تو اسے کچل کر رکھ دے
- یہاں قریش کو براہ راست خطاب، کے لیڈروں نے اپنی کثرت تعداد کے نشہ میں اس موقع پر خوب بڑھ بڑھ کے تقریریں کیں۔ چونکہ ان کو اپنی فتح کا سو فی صدی یقین تھا اس وجہ سے انھوں نے اس جنگ کو فیصلہ کی میزان ٹھہرا لیا (اور یوم الفرقان کہا) کہ یہ میزان جو فیصلہ کردے گی وہ اس کو بے چون وچرا تسلیم کرلیں گے
- اللہ تعالیٰ نے ان کی منہ مانگی دعائیں حرف بحرف پوری کر دیں اور فیصلہ کن فتح کے ذریعے بتا دیا کہ اس کی تائید و نصرت کس گروہ کے ساتھ ہے۔ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا پوری طرح واضح ہو گیا
- انہیں بتایا جارہا ہے کہ اگر تم نے اس سے سبق نہ لیا تو یاد رکھو کہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑو گے اپنی ہی شامت بلاؤ گے۔ اور صاف دھمکی دی کہ کہ اگر تم نے اس قسم کی شرارت پھر کی تو یاد رکھو کہ ہم کہیں چلے نہیں جائیں گے۔ تمہارا سر کچلنے کے لیے اسی طرح ہم پھر آموجود ہوں گے، تمہاری جمعیت تمہارے کچھ کام نہ آسکے گی جیسے یہاں بدر میں کچھ کام نہ آسکی

اضافی مواد

Reference Material

آیات ۱۱ - ۱۹

- جنگِ بدر میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور احسانات کا تذکرہ
- اللہ تعالیٰ کی نصرت و اعانت تمام ناموافق حالات کو موافقت میں بدل دیتی ہے، اس لیے کہ کائنات کے تمام اسباب اس ایک مسبب الاسباب کے ہاتھ میں ہیں
- اللہ کی مدد و نصرت کب آیا کرتی ہے ؟ وہ کیا کام تھا جس کی مدد و نصرت کو فرشتے اتارے گئے ؟ غور و فکر کا ایک عظیم معاملہ (اِن آیات میں)
- میدانِ جہاد میں استقامت دکھانے کا حکم اور پیٹھ پھیرنے پر شدید عذاب کی وعید
- دشمن کو پیٹھ دکھانے اور میدان جنگ سے فرار ہونے کی حرمت کی حکمت
- جنگِ بدر کا ایک عظیم ترین سبق - دنیا میں وقوع پزیر ہونے والے واقعات کے فوری، تدریجی یا تاخیری اسباب بظاہر کچھ بھی ہوں ان سب کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی منشاء ہے
- اسباب اختیار کرنے کا حکم، لیکن ان کو موثر کرنا، ان میں تاثیر ڈالنے والی ذات اللہ کی۔ اس لیے اسباب اختیار کرنے کے باوجود بھروسہ اسباب پر نہیں، اللہ پر ہونا چاہیے جو اسباب میں تاثیر ڈالتا ہے